قرآن میں امام مہدیؑ کے ظہور کے عقیدہ کے دلائل و شواہد؛
جاوید احمد غامدی کے موقف کا تنقیدی جائزہ

Arguments and Evidences for the belief in the Appearance of Imam Mahdi(AS) in the Qur'an; A Critical Review of Javed Ahmad Ghamdi's Viewpoint

Open Access Journal
Qtly. Noor-e-Marfat
eISSN: 2710-3463
pISSN: 2221-1659
www.nooremarfat.com
Note: All Copy Rights are Preserved.

Dr: Ghulam Abbas
Phd in Quran and educational Science, Al Mustafa International University, Qom, Iran
E-mail: ghulamabbas.kash@gmail.com

Abstract:
According to Islamic teachings, the Quran contains all kinds of guidance for man regarding this world and the hereafter. However, many matters are not explicitly stated in the Quran. This is why the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) has been declared the teacher of the Quran and in all those places where explicit guidance cannot be found in the Quran, the teachings and hadiths of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) and his Ahlul Bayt (peace and blessings of Allah be upon him) are needed.

Therefore, we need the guidance of Hadith and Sunnah in the details of all the beliefs of monotheism, prophethood, resurrection and the hereafter. However, it is a settled principle here that Hadith and Sunnah can never contradict the Quran; they can explain and interpret Quranic verses, as well as determine the scope of their significance and point out examples of Quranic concepts.

This is true for all other beliefs and orders, and it is also true for the belief in the appearance of Imam Mahdi (AS) at the

end of time. The Quran clearly states that a time will come when Islam will dominate the entire world. This time will be a time of humiliation and disgrace for the infidels. Allah Almighty has promised the righteous that He will make them His caliphs over the entire earth. And finally, a time will come when the righteous will rule the entire world. In the context of these Quranic statements, it is also clear that that time has not yet come.

Now, if we want to know the characteristics of that time, or want to know through which person the complete dominance of Islam will be achieved, then we certainly need the guidance of Hadith and Sunnah, and fortunately, we have complete guidance in this regard. In Hadith and Sunnah, this person has been identified as Hazrat Imam Mahdi (AS). This is why the belief in his (AS) appearance at the end of time is a belief that is supported by the Quran and Sunnah.

In fact, a well-known religious scholar, Mr. Javed Ahmad Ghamidi, is of the opinion that this belief is baseless because there is no clarity on it in the Quran. In the present article, this position of Mr. Javed Ahmad Ghamidi has been critically examined and it has been proven that first of all, there are clear evidences in the Holy Quran in at least 5 places and verses for the soundness and validity of this belief. Also, this denial of the belief of Imam Mahdi (AS) in the end times by Mr. Ghamidi is in itself against some of the basic principles he accepted.

The method of this research is descriptive-analytical in which an attempt has been made to first establish an argument for the claim from the apparent meaning of the verses and in this regard, evidence to prove this claim should also be brought from the authentic narrations that have been narrated.

Key words: Quran, Imam Mahdi (a.s.), End of the World, Appearance, Hadith, Sunnah, Ghamidi.

خلاصہ

اسلامی تعلیمات کے مطابق، قرآن میں انسان کی دنیا اور آخرت سے متعلق ہر قسم کی ہدایت موجود ہے۔ البتہ بہت سے مطالب قرآن میں صراحت کے ساتھ بیان نہیں ہوئے۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کو قرآن کا معلم قرار دیا گیا ہے اور اُن تمام مقامات پر جہاں قرآن سے صراحت کے ساتھ رہنمائی نہ مل سکے، رسول خدا ﷺ اور آپ کے اہل بیتؑ کی تعلیمات اور احادیث کی ضرورت رہتی ہے۔ بنابرایں، توحید و نبوت اور معاد و آخرت کے تمام عقائد کی تفصیلات میں بھی ہم حدیث و سنّت کی رہنمائی کے محتاج ہیں۔ البتہ یہاں یہ ایک طے شدہ اصول ہے کہ حدیث و سنّت کبھی قرآن کی مخالفت میں نہیں ہو سکتے؛ قرآن آیات کی توضیح و تشریح، نیز ان کی دلالت کے دائرہ کار کی تعیین اور قرآنی مفاہیم کے مصادیق کی نشاندہی کر سکتے ہیں۔

یہ معاملہ جہاں دیگر تمام عقائد واحکامات میں صادق ہے، وہاں آخر الزمان میں امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے عقیدے کے حوالے سے بھی صادق ہے۔ قرآن میں واضح طور پر یہ بیان ہوا ہے کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں پوری دنیا پر اسلام کا غلبہ ہو گا۔ یہ زمانہ، کفار کے لیے ذلت اور رسوائی کا زمانہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے صالحین سے یہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں پوری زمین پر اپنا خلیفہ بنائے گا۔ اور بالآخر ایک وقت آئے گا کہ صالح افراد کی پوری دنیا میں حکومت ہو گی۔ ان قرآنی تصریحات کی تناظر میں یہ بھی واضح ہے کہ وہ زمانہ ابھی نہیں آیا۔

اب اگر ہم اُس زمانے کی خصوصیات جاننا چاہیں، یا یہ جاننا چاہیں کہ اسلام کا مکمل غلبہ، کس ہستی کے ذریعے تحقق پائے گا تو یقینا ہم حدیث و سنّت کی رہنمائی کے محتاج ہیں اور خوش قسمتی سے اس حوالے سے ہماری مکمل رہنمائی موجود ہے۔ حدیث و سنّت میں اس ہستی کا تعین حضرت امام مہدی علیہ السلام کے طور پر کر دیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ علیہ السلام کے آخر الزمان میں ظہور کا عقیدہ قرآن و سنّت سے مستند ایک عقیدہ ہے۔

مع الوصف، ایک معروف مذہبی اسکالر، جناب جاوید احمد غامدی صاحب کا نظریہ یہ ہے کہ یہ عقیدہ بے بنیاد عقیدہ ہے؛ کیونکہ اس پر قرآن میں صراحت موجود نہیں ہے۔ پیشِ نظر مقالہ میں جناب جاوید احمد غامدی کے اس موقف کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ سب سے پہلے تو اس عقیدہ کی صحت اور معتبر ہونے کے قرآن کریم میں کم از کم 5 مقامات و آیات میں آشکار دلائل موجود ہیں۔ نیز یہ جناب غامدی صاحب کا آخر الزمان میں امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے عقیدے کا انکار، بذاتِ خود ان کے قبول کردہ بعض بنیادی اصولوں کے خلاف ہے۔

اس تحقیق کی روش توصیفی۔ تحلیلی ہے جس میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ سب سے پہلے آیات کے ظاہری مفہوم سے مدعا پر استدلال قائم کیا جائے اور اس ضمن میں جو صحیح السند روایات نقل ہوئی ہیں، ان سے بھی اس مدعا کے اثبات کے شواہد لائے جائیں۔

کلیدی کلمات: قرآن، امام مہدی (عج)، آخر الزمان، ظہور، حدیث، سنّت، غامدی۔

1. بنیادی سوال

امت مسلمہ کے عقائد میں سے ایک نسبتاً متفق علیہ عقیدہ یہ ہے کہ آخر الزمان میں امام مہدی (عج) ظہور فرمائیں گے اور ان کے ظہور پر دین اسلام کو پوری دنیااور تمام ادیان پر غلبہ حاصل ہو گا۔ لیکن ایک معروف مذہبی اسکالر، جناب جاوید احمد غامدی صاحب مدعی ہیں کہ یہ عقیدہ بے بنیاد ہے۔ کیونکہ اگر یہ عقیدہ درست ہوتا تو قرآن میں حتماً بیان ہوتا؛ حالانکہ بیان نہیں ہوا۔ جہاں تک امام مہدی (عج) کے ظہور کے بارے میں روایات کا تعلق ہے وہ اس باب کی تمام روایات ضعیف اور من گھڑت ہیں۔ اس مقالہ میں اختصار کے پیش نظر ہم ان قرآنی آیات کو پیش نظر کریں گے جن میں ایک ایسے زمانے کی طرف ہدایت کی گئی ہے جو ابھی نہیں آیا، اگر ان آیات کی تفسیر میں روایات کو سامنے رکھیں تو تفسیری روایات میں صراحت کے ساتھ اس زمانے کو امام مہدی (عج) کا زمانہ بتایا گیا ہے۔

2. قرآن کریم سے ہدایت لینے کا بنیادی اصول

قرآن کریم کی ایک صفت "تبیان لکل شئی" ہے؛ یعنی ایک ایسی کتاب جس میں ہر مسئلہ پر کافی رہنمائی اور ہر قسم کی ہدایت موجود ہے۔ لہٰذا تمام معتبر اسلامی عقائد قرآن میں بیان ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ، قرآن احادیث کے متن کے درست اور نادرست ہونے کا معیار بھی ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق اگر کسی حدیث میں جو بظاہر رسول خداﷺ سے نقل ہوئی ہے، اگر کوئی ایسی بات نقل ہو جو قرآن کے برخلاف ہو تو وہ قبول نہیں کی جائے گی۔ البتہ قرآن میں تمام جزئیات موجود نہیں، جیسے قرآن میں نماز، حج وغیرہ کا حکم تو موجود ہے لیکن جزئیات احادیث میں موجود ہیں۔ بہت سے مفاہیم ایسے ہیں جو قرآن میں صراحت کے ساتھ نہیں ہیں لیکن احادیث میں ان کی صراحت موجود ہے۔

بنابرایں، قرآن سے ہدایت و رہنمائی لینے کا ایک بنیادی ترین اصول یہ ہے کہ احادیث، قرآن کی تشریح و تفسیر پیش کرتی ہیں اور احادیث میں جو عقائد بیان ہوئے ہیں، انہیں قرآنی تصریحات کے خلاف نہیں ہونا چاہیے۔ قانون یہ نہیں ہے کہ ہر عقیدہ قرآن میں صراحت کے ساتھ بیان ہو۔ اور مذکورہ بالا مذہبی اسکالر کی بنیادی ترین خطا یہی ہے کہ ان کے گمان میں ضروری ہے کہ ہر عقیدہ قرآن میں صراحت کے ساتھ بیان ہو۔ نہیں، ضروری یہ ہے کہ کسی عقیدے کو قرآنی تصریحات کے مخالف نہیں ہونا چاہیے۔

اِس پسِ منظر میں یہ بات قطعی ہے کہ قرآن میں کہیں بھی امام مہدی (عج) کے ظہور کے عقیدے کی کوئی مخالفت موجود نہیں ہے۔ لہٰذا اگر احادیث سے یہ عقیدہ ثابت ہو جائے تو اس اپنانا، عینِ اسلام ہو گا۔ بالخصوص اُس وقت

جب خود قرآن کریم میں اس عقیدے کے اثبات کے قطعی قرائن موجود ہیں جن پر ذیل میں تفصیل سے روشنی ڈالی جائے گی۔ باقی رہا یہ سوال کہ قرآن کریم میں امام مہدی (عج) کا نام و نسب کیوں بیان نہیں ہوا تو شاید اس کی حکمت یہی ہے کہ اگر قرآن میں آپ کا حسب و نسب بیان ہوتا تو یہ عین ممکن تھا کہ بعض فرصت طلب لوگ اسی نام و نسب کو استعمال کرتے ہوئے امام مہدی(ع) بن بیٹھتے۔ جیسا کہ بعض لوگوں نے اس کے باوجود بھی ایسی مکروہ کوشش کی ہے۔

3. عقیدہ مہدویت کے قرآن شواہد

پیش نظر مقالہ میں 5 قرآنی آیات کی روشنی میں امام مہدی(ع) کے ظہور کے عقیدے پر دلائل و شواہد قائم کیے گئے ہیں۔ اس ضمن میں پوری تفصیل کے ساتھ ان آیات کے ذیل میں علماء، فقہاء اور مفسرین کی تحقیقات پیش کی گئی ہیں جن سے روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتا ہے کہ امام مہدی(ع) کے ظہور کا عقیدہ، ایک ایسا عقیدہ ہے جو نہ فقط قرآن کے مخالف نہیں، بلکہ قرآن کریم سے ثابت شدہ ہے۔

3-1) پوری دنیا میں دین اسلام کا غلبہ

قرآنی آیت کے مطابق پوری دنیا میں دین اسلام کا غلبہ ہوگا: "هُوَ الَّذِی أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ۔" (33:9) ترجمہ: "اس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ مبعوث کیا تاکہ اس دین کو دیگر تمام ادیان پر غالب کرے خواہ مشرکوں پر گراں کیوں نہ گزرے۔"

قرآن کی آیت کے مطابق اسلام کا تمام ادیان پر غلبہ ہونا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ غلبہ کیسے ہوگا؟ بعض مفسرین کا کہنا ہے کہ یہ غلبہ منطقی اور استدلالی ہوگا، چونکہ اسلام منطق اور استدلال کے لحاظ سے موجود آئینوں کی طرح نہیں۔[1] لیکن (لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ ...) آیت میں مادہ اظہار بتارہا ہے کہ یہ غلبہ جسمانی اور ظاہری قدرت کے لحاظ سے ہوگا۔ جیسا کہ اصحاب کہف کی داستان میں ہم پڑھتے ہیں۔ "إِنَّهُمْ إِنْ يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ (20:18) (چونکہ اگر وہ تم پر غالب آگئے تو وہ تمہیں سنگسار کر دیں گے یا اپنے مذہب پر پلٹائیں گے اور اگر ایسا ہوا تو تم ہرگز فلاح نہیں پاؤ گے)۔[2]

اسی طرح مشرکین کے بارے میں خداوند فرماتا ہے کہ كَيْفَ وَإِن يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ لاَ يَرْقُبُواْ فِيكُمْ إِلاًّ وَلاَ ذِمَّةً (8:9)۔ ترجمہ: "ان سے عہد و پیمان کیسے ہو سکتا ہے جب کہ وہ جب بھی تم پر غلبہ کریں گے تو وہ نہ ہماری قرابت داری کا لحاظ کریں گے اور نہ عہد کا؟ وہ زبان سے تمہیں خوش کر دیتے ہیں مگر ان کے دل انکار پر تلے ہوئے ہیں، ان میں اکثر لوگ فاسق ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ یہاں غلبہ منطقی نہیں بلکہ عملی اور عینی ہے، لیکن صحیح ترین یہ ہے کہ ہم غلبہ کو عام اور مطلق جانیں۔[3] جیسا کہ رشید الدین میبدی، "کشف الاسرار" نامی تفسیر

میں اس آیت کی شرح میں کہتے ہیں:

"اس آیت میں رسول سے مراد، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اور ہدی اور ہدایت سے مراد قرآن اور ایمان ہے اور دین حق سے مراد اسلام ہے۔ خدا اس دین کو دیگر ادیان پر برتری دے گا، چنانچہ کوئی دین ایسا باقی نہیں بچے گا مگر یہ کہ اسلام اس پر غالب آ جائے گا۔ اور یہ امر اس کے بعد ہو گا۔ اور اب تک نہیں ہوا ہے۔ اور قیامت نہیں آئے گی مگر یہ کہ یہ کام انجام پاجائے گا۔ ابو سعید (خدری) نے روایت کی ہے:

ذکر رسول الله بلاء یصیب هذه الامة حتّی لا یجد الرجل ملجأ یلجأ الیه من الظلم فیبعث الله رجلا من عترتی و اهل بیتی فیملأ به الارض قسطا و عدلا کما ملئت جورا و ظلما یرضی عنه ساکن السماء و ساکن الارض لا تدع السماء من قطرها شیئا الا صبته مدرارا و لا تدع الارض من بناتها شیئا الا اخرجه حتی یتمنّی احیاء الاموات یعیش فی ذلك سبع سنین او تسع سنین." [4]

ترجمہ: "پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ نے ایسی بلا کا ذکر فرمایا کہ جو اس امت پر نازل ہو گی اور کوئی ایک فرد بھی اس سے امان نہ پائے گا۔ اور جب ایسا ہو جائے گا تو خدا میری عترت اور میری اہل بیت سے ایک شخص کو مبعوث کرے گا اور اس کے ہاتھوں زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھری ہو گی۔ تمام آسمان اور زمین کے رہنے والے ان سے راضی اور خوشنود ہوں گے۔ ان کے زمانے میں بارش کا کوئی قطرہ آسمان میں نہیں ہو گا مگر یہ کہ زمین پر برسے گا اور زمین میں کوئی پودا ایسا نہیں ہو گا مگر یہ کہ اُگے گا۔ اس زمانے میں وہ لوگ جن کے عزیز وفات پا چکے، یہ تمنا کریں گے کہ کاش میرے مردہ عزیز زندہ ہوتے اور دوبارہ اس دنیا میں سات یا نو سال زندگی گزارتے۔"

اسی طرح مقداد بن اسود سے منقول ہے کہ: سمعت رسول الله یقول: لا یبقی علی وجه الارض بیت من مدر و لا وبر الا ادخله الله کلمة الاسلام [5] ترجمہ: "رسول خداؐ فرمایا کرتے تھے کہ زمین پر کوئی گھر مٹی یا بالوں کا نہیں بچے گا جس میں اسلام داخل نہ ہو۔ [6] اسی طرح ابوہریرہ اور ضحاک سے روایت ہے کہ یہ زمانہ عیسیٰ ع کے خروج کا زمامہ ہو گا۔ جب عیسیٰ ع خروج کریں گے تو ہر دین اور ملت ان کی اتباع کریں گے، اہل دین میں سے کوئی نہیں بچے گا، مگر یہ کہ وہ دین اسلام کو قبول کرے گا یا مسلمانوں کو جزیہ دے گا۔

ایک مشہور سنی مفسر قرطبیؒ نے آیت شریفہ کی تفسیر میں کہا: دِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ سے مراد دین اسلام کا ہر دین پر غلبہ ہے "دیگر مذاہب پر اسلام کی فتح مہدی کے ظہور کے دوران ہے۔" اس وقت لوگوں کو یا تو اسلام قبول کرنا ہو گا یا جزیہ دینا ہو گا۔ اور یہ غلط ہے کہ یہ کہا گیا ہے کہ مہدی، عیسیٰ علیہ السلام ہی ہیں کیونکہ صحیح خبر اس طرح آئی ہے کہ مہدی پیغمبر کے خاندان سے ہیں۔ [7]

و قال الشافعي: قد أظهر اللّه رسوله صلى اللّه عليه و سلم على الأديان بأن أبان لكل من سمعه أنه الحق، و ما خالفه من الأديان باطل. و قيل: الضمير يعود على الدين، فقال أبو هريرة، و الباقر، و جابر بن عبد اللّه: إظهار الدّين عند نزول عيسى ابن مريم و رجوع الأديان كلها إلى دين الإسلام، كأنها ذهبت هذه الفرقة إلى إظهاره على أتم وجوهه حتى لا يبقى معه دين آخر. --------. و قال السدي: ذلك عند خروج المهدي لا يبقى أحد إلا دخل في الإسلام و أدّى الخراج.[8]

ترجمہ: "شافعی نے کہا: خدا نے اپنے رسول کو تمام ادیان پر غالب کرکے ہر اس شخص پر واضح کر دیا جس نے اسے سنا کہ وہ حق ہے اور وہ تمام مذاہب باطل ہیں جو ان کے خلاف ہیں۔ کہا گیا: ضمیر دین کی طرف پلٹتی ہے۔ ابوہریرہ، الباقر، اور جابر بن عبداللہ نے کہا: دین اس وقت ظاہر ہو گا جب عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے اور تمام ادیان اسلام کی طرف لوٹ آئیں گے۔ گویا یہ گروہ اسے اپنی بہترین شکل میں ظاہر کرنے کے لیے نکلا ہے تاکہ کوئی دوسرا مذہب اس کے ساتھ نہ رہے۔ ---السدی نے کہا: جب مہدی(عج) کا ظہور ہو گا تو کوئی بھی ایسا شخص باقی نہیں رہے گا جس نے اسلام قبول نہ کیا ہو اور ٹیکس ادا نہ کیا ہو۔

خلاصہ یہ کہ سمرقندی کا دعویٰ ہے کہ تقریبا تمام سنی، شیعہ تفاسیر میں صراحت کے ساتھ یہ مطلب بیان ہوا ہے کہ یہاں دین کے اظہار سے مراد، ہر لحاظ سے دین کا غلبہ ہے۔[9]

ایک غلط فہمی کا ازالہ: یہاں ممکن ہے یہ کہا جائے کہ مذکورہ روایات کی امام مہدی علیہ السلام پر تطبیق، مفسرین کی ذاتی رائے ہے جو اہمیت نہیں رکھتی؛ لیکن یہ مدعا غلط ہے۔ کیونکہ مفسرین کا یہ فہم، مذکورہ بالاآیت اور اس کے ذیل میں نقل ہونے والی روایات کے ظاہر سے اخذ کیا گیا ہے۔ مذکورہ آیت کا اس معنی میں ظہور قطعی ہے کہ اسلام تمام ادیان پر غالب آئے گا اور اس کی حاکمیت قائم ہو گی۔ لیکن یہ وعدہ کسی تاریخی دور میں پورا نہیں ہوا۔ دوسری طرف یہ خدا کا وعدہ ہے جو حقیقت کے خلاف نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا بجا طور پر یہ آیت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور پر اسلام کے غلبے کی طرف اشارہ ہے۔

4. مخالف کے قابل قبول اصول کی اساس پر استدلال

مذکورہ بالا آیت سے نہ فقط دیگر علماء و مفسرین کے مطابق، امام مہدی(عج) کے ظہور کا عقیدہ ثابت ہوتا ہے، بلکہ خود غامدی صاحب کے قابل قبول اصول کی بنیاد پر بھی اس آیت سے مذکورہ بالا عقیدہ ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ خود ان کے نزدیک ظاہر کلام حجت ہے؛ یہاں تک کہ پیغمبر اکرم ﷺ بھی قرآن کے ظاہر کی شرح ایسی نہیں کر سکتے جس سے قرآنی آیت کا اطلاق محدود ہو یا ظاہر کلام سے ہٹ کر ہو۔[10]

اسی اصول کے پیش نظر مذکورہ آیت میں اسلام کی حاکمیت اور تمام ادیان پر اسلام کے غلبے کو بیان کیا گیا ہے ابھی تک طول تاریخ میں یہ وعدہ محقق نہیں ہوا، اور خدا کا وعدہ حقیقت کے خلاف نہیں ہوا۔ آیت میں جیسا کہ لفظ ظاہر استعمال ہوا ہے۔ جس سے مراد غلبہ ہر لحاظ سے غلبہ ہو گا۔ جو آشکار ہو گا۔ ابھی تک وہ غلبہ محقق نہیں ہوا۔ پس ایک زمانہ آنے والا ہے جس میں دین تمام ادیان پر غلبہ کرے گا۔ آیت کے ذیل میں پیغمبر اکرم ص سے جو روایت ابو سعید خدری سے نقل ہوئی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ یہاں آخر زمان میں ایک ہستی کے مبعوث ہونے کی بات کی گئی ہے جن کے ظہور پر دین اسلام کا غلبہ تمام ادیان پر ہو گا۔

4-1) کفار کے لیے ذلت و رسوائی

قرآنی تعلیمات کے مطابق ایک ایسا زمانہ آئے گا، جس میں کفار ذلیل اور پست ہوں گئے۔ مسلمانوں سے خائف ہوں گے: وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ أَن يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ۔۔۔ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ (114:2) ترجمہ: "اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں سے منع کرے کہ ان میں اس کا نام لیا جائے۔۔۔ ان کے لیے دنیا ہی میں ایک رسوائی ہے اور ان کے لیے آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے۔" اس آیت کے شان نزول کے بارے میں بیان ہوا ہے کہ طوس بن اسیسیانوس رومی نے بنی اسرائیل کے ساتھ جنگ کی اور ان کے مہم ترین افراد کو قتل کر دیا، جو باقی بچے ان کی غلام بنا لیا اور بیت المقدس کو خراب کر دیا اور مسجد پر قبضہ جما لیا اور اس میں پلید اور مردار لاشیں دیکھیں، خداوند نے فرمایا! کون ہے اس سے زیادہ کافر اور مسخرہ باز جس نے یہ کام کیا، اللہ کے بندوں کو مسجد جانے سے روکے، انہیں خدا کی پرستش نہ کرنے دے۔۔۔ قتادہ اور سدی کہتے ہیں وہ شخص بخت نصر تھا کہ اس کے ڈر سے رومی اٹھے اور اس کے خلاف لڑے اور بیت المقدس کو خراب کیا یہاں تک کہ مسلمانوں نے اسے دوبارہ آباد کیا۔[11] بعض مفسرین کے نزدیک مساجد سے مراد صرف مسجد حرام نہیں بلکہ پوری دنیا کی مساجد ہیں۔[12]

5. دنیا کی رسوائی سے مراد

لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ، ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے، اس رسوائی سے چند مرادیں ہو سکتی ہیں۔ اس سے مراد فتح مکہ کے وقت پیغمبرؐ نے جو اعلان کیا کہ مشرک ننگے بیت الحرام میں داخل نہیں ہوں گے[13] بیت المقدس میں عیسائیوں کا داخلہ ممنوع ہونا۔[14] زجاج کا کہنا ہے کہ اس کا معنی ہے قتل کرنا اور کافر حربی کو قیدی بنانا۔[15] قتادہ کہتا ہے۔ اس دنیا میں ذلت کا مطلب یہ ہے کہ ٹیکس وغیرہ ذلت اور رسوائی سے ادا کریں کریں گئے۔[16] سدی کہتے ہیں کہ ذلت اور رسوائی سے مراد وہ زمانہ ہے جب امام مہدی (عج) قسطنطنیہ اور روم کو فتح کریں گے، اور انہیں قتل کریں گے۔[17]

و أخرج ابن جرير عن السدى في قوله وَ مَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَساجِدَ اللَّهِ الآية قال هم الروم كانوا ظاهروا بختنصر على بيت المقدس و في قوله أُولئِكَ ما كانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوها إِلَّا خائِفِينَ قال فليس في الأرض رومي يدخله اليوم الا و هو خائف ان تضرب عنقه و قد أخيف بأداء الجزية فهو يؤديها و في قوله لَهُمْ فِي الدُّنْيا خِزْيٌ قال أما خزيهم في الدنيا فانه إذا قام المهدى و فتحت القسطنطينية قتلهم فذلك الخزي[18]

ترجمہ: "ابن جریر نے سدی نے نقل کیا ہے، وَ مَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَساجِدَ اللهِ آیت روم کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے بخت نصر پر قبضہ کیا، أُولِئكَ ما كانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوها إِلَّا خائِفِينَ۔ اس آیت کے بارے میں کہتے ہیں کہ زمین پر کوئی رومی نہ تھا جو داخل ہوتے وقت یہ خوف نہ رکھتا کہ اس کی گردن قلم کی جائے گی، اور جب اس سے جزیہ طلب کیا جاتا تو وہ خوف سے ادا کرتا، لَهُمْ فِي الدُّنْيا خِزْيٌ، دنیا میں ان کی ذلت تب ہوگی جب امام مہدی قیام کریں گے اور القسطنطينية کو فتح کریں گے، انہیں قتل کرے گے، یہ ان کی ذلت ہوگی۔

ابو علی کہتے ہیں کہ انہیں یعنی کفار اور مشرکین کو مسلمانوں کی مساجد سے دور رکھا جائے۔[19] لَهُمْ فِي الدُّنْيا خِزْيٌ۔۔ ان کے لیے ذلت تھی، اگر ذمی ہوتا تو پناہ گزین، اگر حربی تھا تو اسی ذلت کے عذاب کے ساتھ قتل ہوتا۔ مقاتل اور کلبی نے بھی کہا ہے کہ یہاں "دنیا کی ذلت" سے مراد عموریہ، قسطنطنیہ اور رومیہ کی فتح ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا: "**الملحمة العظمیٰ فتح قسطنطنیه، وخروج الدجال، فی سبعة اشهر**" یعنی: "یعنی واقعہ اور عظیم کشت و کشتار قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کا خروج جو سات ماہ کے دوران ظاہر ہو گا۔" سدی کہتا کہ یہ وہ زمانہ ہے جب امام مہدی(عج) کا ظہور ہوگا، اور قسطنطیہ کو فتح کرے گا۔ ان کی جگہ خراب کرے گا، ان کی قوم کو قتل کرے گا۔۔ مہدی(عج) وہی ہے جس کا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا! ترجمہ: "پیغمبرؐ نے فرمایا! اگر دنیا کا ایک دن بھی باقی رہ جائے، خداوند اس دن کو اتنا طولانی کردے گا کہ اس دن میں ایک مرد کو بھیجے گا جو مجھ سے ہوگا اور میرے اہل بیتؑ سے ہوگا، اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر ہو گا، زمین کو عدل و انصاف سے ایسے بھر دے گا، جیسے زمین ظلم اور جور سے بھری ہو گی۔[20]

ابن عباس کے مطابق یہ آیت ططوس رومی اور اس کے عیسائی لشکر والوں کی ہے، جنہوں نے بنی اسرائیل سے جنگ کی، ان کے جنگجوؤں کو قتل کیا اور ان کے بچوں کو قیدی بنایا، تورات کو جلایا اور بیت المقدس کو ویران کیا اور اسے کوڑے خانے میں بدل دیا۔ کلبی اور قتادہ اس آیت کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ آیت بخت نصر اور اس کے لشکر والوں کے لیے ہے جنہوں نے روم کے عیسائیوں کی مدد سے یہودیوں سے جنگ کی اور بیت المقدس کو خراب کیا،

عطاء نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اوپر والی آیت مکہ کے مشرکوں کے بارے میں ہے، جو مسجد الحرام میں مسلمانوں کو عبادت نہیں کرنے دیتے تھے۔[21]

مشرکین اور کفار کی رسوائی کا ایک زمانہ آنا ہے۔ جیسا کہ تقریبا مفسرین نے اس آیت کے ذیل میں لکھا ہے اور اس کی کیفیت بھی بیان کی ہے۔ جیسا کہ احمد بن محمد اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ پس اللہ نے ان کے لیے وعدہ لکھ دیا ہے، بے شک اللہ نے مکہ اور شام کی فتح کو لکھ دیا ہے، پس اس وقت بیت اللہ الحرام میں کوئی کافر داخل نہیں ہو گا مگر قتل کے خوف سے، کوئی نصرانی بیت المقدس میں داخل نہیں ہو گا مگر مسلمانوں کے قتل کے خوف سے، پس دنیا میں، کافر حربی مارا جائے گا، ذمی جزیہ دے گا، مشرکین کے لیے ذلت ہو گی، فتح کے دن انہیں قتل کیا جائے گا، اس وقت ان کے لیے ذلت ہو گی :

"يقول الحق جل جلاله: لا أحد أكثر جرما و لا أعظم ظلما مِمَّنْ يمنع مَساجِدَ اللَّهِ من أَنْ يُذْكَرَ اسم الله فيها، جماعة أو فرادى، فى صلاة أو غيرها، وَ سَعى فِي خَرابِها حيث عطل عمارتها، أُولئِكَ ما كانَ ينبغى لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوها إلا بخشية و خشوع، فكيف يجترءون على تخريبها؟ أو ما كان الواجب أن يدخلوها إلا خائفين من المؤمنين أن يبطشوا بهم فضلا عن أن يمنعوهم منها، أو ما كانَ لَهُمْ فى علم الله و قضائه أَنْ يَدْخُلُوها إِلَّا خائِفِينَ، فيكون وعدا أنجزه الله لهم، و قد فتح الله لهم مكة و الشام، فكان لا يدخل بيت الله الحرام كافر إلا خفية، خائفا من القتل، و لا يدخل نصرانى بيت المقدس إلا خائفا من المسلمين، فنالهم فِي الدُّنْيا خِزْيٌ و هو قتل الحربي، و ضرب الجزية على الذمي، و خزى المشركين قتلهم يوم الفتح، و إذلالهم بدخولها عليهم عنوة، و لمن مات على الكفر فِي الْآخِرَةِ عَذابٌ عَظِيمٌ."[22]

اسی طرح ابن کثیر اور دوسرے مفسرین نے بھی صراحت کے ساتھ اس مطلب کو بیان کیا ہے یعنی اس آیت کی تفسیر میں جلال الدین سیوطی، طبری نے تفسیر طبری میں اور میبدی نے کشف الاسرار میں لکھا ہے: "دنیا میں ذلت و رسوائی اس وقت آئے گی جب مہدی اٹھیں گے اور قسطنطنیہ کو فتح کر کے انہیں قتل کر دیں گے۔"[23]

أُولئِكَ ما كانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوها إِلَّا خائِفِينَ۔۔ جب مسلمانوں نے اسے تعمیر کیا تو رومیوں کو ڈر تھا کہ مسلمانوں کی اجازت سے بیت المقدس میں داخل ہوں، ان کے دلوں میں اپنی جان سے ہاتھ دھونے کا خوف تھا۔[24]

ابن کثیر اپنی تفسیر میں مشرکین کی ذلت اور رسوائی کے مختلف احتمالات ذکر کرتے ہوئے سدی کا احتمال بھی ذکر کرتے ہیں کہ اس آیت میں رسوائی سے مراد امام مہدی(عج) کے زمانہ کی رسوائی بھی ہے۔اور فرماتے ہیں کہ یہ سارے احتمالات مراد لیے جا سکتے ہیں۔[25] بنابراین، اس آیت میں اگرچہ مختلف احتمالات ذکر کیے گے ہیں، لیکن آیت کا مفہوم عام ہے۔امام مہدی(عج) کے زمانے کی ذلت پر اس آیت کو تطبیق کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

5-1) صالحین کو خلیفہ بنانے کا وعدہ

خداوند تعالیٰ نے قرآن کی آیت میں لفظ وعدہ کا استعمال کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ نے صالحین سے یہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں زمین پر اپنا خلیفہ بنائے گا: وَعَدَ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۔۔۔ (55:24) ترجمہ: "خداوند عالم نے تم میں سے صاحبان ایمان اور اعمال صالحہ انجام دینے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ یقیناً انہیں زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ ان سے پہلے والوں کو خلیفہ بنا چکا ہے اور ان کے دین کو وسعت دے گا وہ دین کہ جس کو ان کے لئے پسند کیا اور انہیں خوف و ہراس کے بعد بے خوف اور مطمئن کر دیا۔"

اہل بیتؑ کی روایات کے مطابق یہ آیت امام مہدی(عج) کے بارے میں نازل ہوئی: "انها فی المهدی من آل محمد"[26] اس حوالے تفسیر نمونہ میں شیخ طبرسیؒ سے منقول ہے کہ یہ آیت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ جیسا کہ شیخ ابوالنّصر عیاشی نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی اور فرمایا: "یہ لوگ خدا کی قسم ہمارے شیعہ ہیں، خدا یہ کام ان کے حق میں ہمارے ایک مرد کے ہاتھوں کرے گا۔ اور یہ شخص اس امت کا مہدی ہے اور یہ وہی ہستی ہے جس کے بارے میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اگر عمر دنیا سے صرف ایک دن بھی باقی بچے گا تو خدا اس دن کو اس درجہ طولانی کر دے گا تاکہ میرے خاندان کا ایک شخص پوری دنیا کا حاکم ہو جائے۔ اس شخص کا نام میرے نام (محمد) پر ہو گا۔ وہ زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہو گی۔ اس آیت کے ذیل میں امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی اسی مفہوم کی روایات نقل کی گئی ہیں۔[27]

اسی طرح بہت سی روایات میں اس مطلب کو تصریح کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ محمد بن یعقوب کہتے ہیں میں نے امام صادقؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا!: وَعَدَ اللهُ الَّذِينَ ۔۔ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ ۔۔ آپ نے فرمایا! اس سے مراد ائمہ علیہم السلام ہیں،۔۔۔ وہ کہتے ہیں میں نے امام رضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے، ائمہ اللہ عزوجل کے زمین پر خلفاء ہیں۔[28] امین الاسلام شیخ ابو علی طبرسی، اس آیت کے سلسلہ میں اپنی بات کی اس طرح تکمیل کرتے ہیں: "چونکہ پوری دنیا میں دین کی توسیع اور آئین اسلام کا عالمگیر ہونا ماضی سے لے کر اب تک نہیں ہو سکا ہے، لہٰذا یقیناً یہ امر آیندہ ہو گا۔ کیونکہ دین اور آئین کا عالمگیر ہونا وعدۂ الٰہی ہے۔ (اور آیت کے مطابق) وعدۂ الٰہی میں تخلف ممکن نہیں ہے۔ اور تخلف کبھی نہیں ہو گا۔"[29]

اسی طرح ایک اور جگہ فرمایا! "وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ"

(سورۂ انبیاء ۱۰۵)۔ ترجمہ: اور ہم نے داؤد کی زبور میں ذکر (توریت) کے بعد لکھا ہے کہ آخر کار زمین کے وارث ہمارے صالح اور نیکوکار بندے ہوں گے"۔ اس آیت کے ذیل میں امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت مروی ہے: "یہ صالح اور شائستہ بندے جو زمین کے وارث ہوں گے، آخر زمانہ میں حضرت مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے اصحاب ہیں۔" امام صادق ع کی روایت کے مطابق اس آیت کے مصادیق امام مہدی اور ان کے اصحاب ہیں۔ قال أبو جعفر علیه السلام: هم أصحاب المهدی فی آخر الزمان[30] ان الارض یرثها عبادی الصالحون، آخری زمانے میں امام مہدی (عج) کے اصحاب ہیں۔[31]

اس آیت کے مخاطب مسلمان ہیں لہٰذا معلوم ہوا کہ یہ وعدہ اس امت کے مستقبل سے متعلق ہے اور ابھی وقوع پذیر نہیں ہوا۔ جو وعدہ مسلمانوں کو دیا گیا ہے مسلمان اسے درک کریں گے ایسا نہیں ہے کہ خدا اپنے وعدے کو پورا کردے اور مسلمان اسے درک بھی نہ کر پائیں۔ خدائی وعدے کے مطابق اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کو زمین میں اپنا خلیفہ بنائے گا اور دین اسلام کو وسعت دے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دین اسلام جہانی دین ہو گا۔ پوری دنیا میں دین اسلام کا بول بالا ہو گا۔ جو ابھی تک وقوع پذیر نہیں ہوا۔

2-5) صالح افراد کا زمین کا وارث ہونا

قرآنی آیت کے مطابق ایک ایسا وقت آئے گا، جب زمین پر نیک اور صالح افراد حکومت کریں گے: وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ (28:5) ترجمہ: "ہم زمین پر مستضعفین کے ساتھ احسان اور نیکی کرنا چاہتے ہیں، یعنی ہم انہیں پیشوا بنائیں گے اور زمین کا وارث قرار دیں گے۔" اس آیت کے معنی و مفہوم کو سمجھنے کے لئے جس نکتہ کی طرف توجہ ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ لفظ "مستضعف"، "ضعف" سے ماخوذ ہے، لیکن چونکہ یہ باب استفعال میں گیا ہے، اس لیے اس کا مطلب ہے کہ اسے ضعف کی طرف لے گیا ہو اور اسے زنجیروں میں جکڑ دیا گیا ہو۔

دوسرے الفاظ میں مستضعف وہ نہیں جو ضعیف اور ناتوان ہو اور اس میں کوئی طاقت نہ ہو، بلکہ مستضعف بالفعل اور بالقوۃ قدرت رکھتا ہے، لیکن ظالموں اور جابروں نے اسے سخت دباؤ میں رکھا ہوا ہے، لیکن زنجیروں میں جکڑنے کے باوجود شکست نہیں مانی، زنجیروں کو توڑنے، ظالموں کو ختم کرنے اور حق اور عدالت کو نافذ کرنے کی مسلسل کوشش کر رہا ہے۔ خداوند تعالیٰ نے ان افراد کو زمین پر حکومت کا وعدہ دیا ہے۔ ان لوگوں کو وعدہ نہیں دیا، جن میں مقابلے کے لیے کوئی قدرت ہی نہیں۔[32]

نہج البلاغہ میں حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام اور اسی طرح دیگر ائمہ کی روایات سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ آیت اُن مومنین پر صادق آتی ہے جنہیں محروم اور کمزور ٹھہرایا گیا۔ لیکن آخر کار اس دنیا کی حکمرانی ان شائستہ اور صالح افراد کے ہاتھ میں آئے گی اور یہ امر حجت بالغہ کے ظہور کے وقت تحقق پائے گا۔[33] اس آیت کی

تفسیر میں امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں: **هم آل محمد (ص) يبعث الله مهديهم بعد جهدهم---**
ترجمہ: "یہ گروہ آل محمد ہیں، اللہ ان پر آنے والی سختیوں اور دباؤ کے بعد مہدی(عج) کو مبعوث کرے گا اور انہیں عزت دے گا اور ان کے دشمنوں کو ذلیل و رسوا کرے گا۔[34] اسی طرح اس آیت کے حوالے سے امام زین العابدین علی بن الحسین علیہ السلام فرماتے ہیں: "قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنایا کہ نیک لوگ ہم اہل بیتؑ اور ان کے پیروکاروں، موسیٰ اور ان کے پیروکاروں کی طرح ہیں اور ہمارے دشمن اور ان کے پیروکار فرعون اور اس کے پیروکاروں کی طرح ہیں۔"[35]
تفسیر نور الثقلین کی ایک روایت میں بھی اس آیت کا مصداق قیامت تک جو معصومین آئیں گے، بیان کیا گیا ہے۔ اس روایت کا ترجمہ یوں ہے: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ کی طرف دیکھا، تو آپؐ رو پڑے اور فرمایا: تم میرے بعد مستضعف ہو۔ مفضلؒ نے کہا: یا ابن رسول اللہؐ اس کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا! اس کا مطلب ہے کہ تمہارے لیے میرے بعد ائمہ ہوں گے، بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، "وَ نُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَ نَجْعَلَهُمُ الْوارِثِينَ" پس یہ آیت ہم میں ہی قیامت تک جاری ہو گی۔"[36]
خلاصہ کلام یہ کہ قرآن کی اس آیت کا ظاہری مفہوم یہ ہے کہ خداوند عنقریب وہ وقت لائے گا جب مستضعفین پوری کائنات میں حکومت کریں گے۔ ابھی تک ایسا نہیں ہوا کہ مستضعفین کو اللہ نے پوری زمین کا وارث بنایا ہو، اس وقت کا ابھی تک انتظار ہے۔ اگر کوئی کہے کہ اس آیت میں مستضعفین سے مراد خاص مستضعف ہیں تو ایسا نہیں ہے چونکہ خود غامدی صاحب بھی آیت کو محدود کرنے کے خلاف ہیں۔

3-5) ایک نیک قوم کے آنے کی خبر

قرآن کی آیت میں بیان ہوا ہے کہ ایک ایسی قوم آئے گی، جو خدا کو پسند کریں گے اور خدا انہیں پسند کرے گا۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ (5:54) ترجمہ: "اے صاحبان ایمان! تم میں سے کوئی بھی اپنے دین سے پھر جائے (تو وہ خدا کے دین کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا کیونکہ خداوند عالم اپنے دین کو بے مونس و یاور نہیں چھوڑے گا۔" تو وہ ایسے لوگوں کو پیدا کرے گا جو اسے دوست رکھتے ہوں گے اور وہ انہیں دوست رکھتا ہو گا، وہ لوگ مومنین کے ساتھ حسن سلوک اور نرم خوئی سے پیش آئیں گے اور کافروں کے ساتھ سختی کریں گے اور عفو و درگذشت سے کام نہیں لیں گے۔ وہ لوگ مسلسل کوشش میں ہیں اور راہ خدا میں جہاد کرتے ہیں اور کسی ملامت کرنے والوں کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے۔"

طبرسی نے حضرت باقر علیہ السّلام اور حضرت صادق علیہ السّلام نے روایت کیا ہے کہ یہ آیت مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّونَهُ امیر المؤمنین علیہ السّلام اور ان کے باوفا اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی، ـــ جلد ہی حضرت حجت علیہ السّلام آئیں گے، ان سے جہاد کریں گے، کسی چیز سے نہیں ڈریں گے۔ [37] علیّ بن ابراہیم بن ہاشم سے نقل کیا گیا کہ یہ آیت امام مہدی(عج) اور ان کے اصحاب کے بارے میں ہے۔ [38]

قندوزی حنفی نے بھی امام علی علیہ السلام سے یہ روایت نقل کی ہے کہ: "جلد ہی خداوند ایسی قوم کو لے آئے گا جسے اللہ دوست رکھتا ہے اور وہ بھی اللہ رکھتی ہے ان پر حکومت کرنے والا مہدی(عج) ہو گا جن کا چہرہ سرخ ہو گا وہ زمین کو بغیر کسی صعوبت کے انصاف سے بھر دے گا، وہ زمین کو ظلم و ستم سے بھرنے کے بعد انصاف سے بھر دے گا۔" [39] نیز یہ کہ سورہ محمد آیت ۳۸ بھی ایسا ہی مضمون ملتا ہے: (وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ؛ اور اگر تم نے منہ پھیر لیا تو اللہ تمہارے بدلے اور لوگوں کو لے آئے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے)۔ اگرچہ اس پر روایات موجود ہیں کہ اس زمانے سے مراد امام مہدی(عج) کا زمانہ ہے۔ جو کہ ابھی تک مشاہدہ نہیں کیا گیا۔ وہ زمانہ آئے گا جس میں مؤمنین کے ساتھ نرمی سے بات کی جائے گی اور کفار پر سختی ہو گی۔

6. نتیجہ

اگرچہ ان قرآنی آیات میں کہیں پر بھی صریحا یہ عبارت نہیں آئی کہ امام مہدی(عج) کا ظہور ہو گا اور جب ظہور ہو گا تو یہ چھ علامات پائی جائیں گی۔ یا ایمان کی بحث میں بھی کہیں ذکر نہیں ہوا کہ امام مہدی(عج) پر ایمان لانا لازم ہے۔ لیکن اگر ان سب آیات پر تعقل اور تفکر کریں (قطع نظر اس کے کہ انہیں آیات کی تفاسیر میں جو روایات لائی گئی ہیں ان میں پوری تصریح موجود ہے کہ ان آیات کا مصداق امام مہدی(عج) اور ان کا زمانہ مراد ہے۔

بنابرایں، ایک زمانہ آئے گا جس میں دین اسلام کا پوری دنیا پر غلبہ ہو گا، کفار کے لیے ذلت اور رسوائی کا زمانہ ہو گا، ایک زمانے میں نیک قوم خلق ہو گی، عنقریب ایسی قوم آئے گی، جنہیں اللہ پسند کرے گا اور وہ اللہ کو پسند کریں گے، وہ لوگ مومنین کے ساتھ حسن سلوک اور نرم خوئی سے پیش آئیں گے اور کافروں کے ساتھ سختی کریں گے۔ ایک وعدہ یہ بھی دیا گیا ہے جس کو تورات اور زبور میں بھی درج کیا گیا ہے کہ آخر کار زمین کے وارث ہمارے صالح اور نیکو کار بندے ہوں گے، پوری دنیا پر دین اسلام کی حکومت برقرار ہو گی۔ اگر ساری آیات جمع کریں اور وہ علامات جمع کریں جن کی قرآن میں پیشین گوئی کی گئی ہے تو پتہ چلتا ہے کہ یہ ایک ہی زمانہ ہو گا، جس میں ساری پیشگوئیاں تحقق پائیں گی۔

اب اگر ہم ماضی میں جھانکیں تو ہمیں بڑے واضح اور صراحت کے ساتھ یہ جواب مل جاتا ہے کہ ابھی تک ایسا زمانہ نہیں آیا جس میں اسلام کی پوری دنیا پر حکومت ہو، پوری دنیا پر اللہ کے نیک اور صالح افراد حکومت کریں،

پوری دنیا میں عدل و انصاف کا بول بالا ہو، وہ زمانہ اب تک نہیں آیا۔ اب اگر ہم انہیں آیات کو روایات کی روشنی میں دیکھتے ہیں تو صراحت کے ساتھ یہ مطلب واضح ہو جاتا ہے کہ وہ زمانہ امام مہدی(عج) کا زمانہ ہے جس میں یہ ساری علامات متحقق ہوں گی۔ رہا سوال اس کا کہ کیا یہ زمانہ عمر بن عبدالعزیز کا ہو سکتا ہے تو اس کا جواب بڑا واضح ہے کہ ہرگز ایسا نہیں چونکہ کوئی ایک علامت بھی اس دور میں متحقق نہیں ہوئی۔ اگر کہا جائے کہ وہ زمانہ عدل و انصاف کا زمانہ تھا تو ہم کہیں گے کہ اگر بالفرض ایسا تھا تو کیا عمر بن عبدالعزیز کی عدالت پوری دنیا پر تھی؟ تو بہت سے سوالات اٹھ جائیں گے۔ کیا اس زمانے میں دین اسلام نے پوری دنیا پر غلبہ کر لیا تھا؟ کیا پوری دنیا میں کفار کے لیے ذلت اور رسوائی کا زمانہ تھا؟ کیا اس زمانے میں مسلمانوں کی تعداد اور قوت سب سے زیادہ تھی؟ جواب واضح ہے کہ کوئی ایک علامت بھی اس زمانے میں متحقق نہیں ہوئی۔ عمر بن عبدالعزیز نہ ذات کے اعتبار سے اور نہ صفات کے اعتبار سے ان علامات پر پورا نہیں اترتے۔

*****

References

1. Nasir Makarim, Shirazi, *Tafsir Nomona*, Vol. 7, (Tehran, Dar al-Kutub al-Islamiyya, 1374 SH), 372.

ناصر مکارم، شیرازی، تفسیر نمونہ، ج 7، (تہران، دار الکتب الإسلامیۃ، 1374ھ.ش)، 372۔

2. Ibib.

ایضاً۔

3. Ibib.

ایضاً۔

4. Rashid al-Din Maybadi, Ahmad bn Abi Saad, *Kafsh al-Asrar wa Kayat al-Abrar*, Vol. 4, (Tehran, IntaSharat Amir Kabir, 1371 SH), 120.

رشید الدین میبدی، احمد بن ابی سعد، کشف الأسرار و عدۃ الأبرار، ج4، (تہران، انتشارات امیر کبیر، 1371)، 120۔

5. Tha'albi Neishaburi Abu Ishaq Ahmad bn Ibrahim, *Al-Sakat wa Al-Bayan on Tafsir al-Qur'an*, Vol. 5, (Beirut, Dar Ihyaya Al-Turath al-Arabi, 1422 AH), 35.

ابو اسحاق احمد بن ابراہیم، ثعلبی نیشابوری، الکشف والبیان عن تفسیر القرآن، ج5، (بیروت، دار إحیاء التراث العربی، 1422 ق)، 35۔

6. Ibib.

ایضاً۔

7. Qurtubi, *Al-Jaami al-Ahkam al-Qur'an*, Vol. 8, (Tehran, Intashrat Nasir Khusrau, 1364 SH), 111.

قرطبیؒ، الجامع الاحکام القرآن، ج8، (تہران، انتشارات ناصر خسرو، 1364ش)، 111۔

8. Abu Hayyan Muhammad bin Yusuf, Al-Andalsi, *Al-Bahr al-Maqir fi al-Tafsir*, Vol. 5, (Beirut, Dar al-Fikr, 1420 AH), 407.

ابو حیان محمد بن یوسف، اندلسی، البحر المحیط فی التفسیر، ج5(بیروت، دار الفکر، 1420ھ ـ ق)، 407۔

9. Samarkandi Nasr bn Muhammad bn Ahmad, *Bahr al-Muhet fi al-Tafsir*, Vol. 5, (Beirut, Dar al-Fikr, 1420 A.H.), 407; Mula Hawish Al-Ghazi Abdul Qadir, *Al-Biyaan al-Ma'ani*, Vol. 6, (Damascus, Muttaba Al-Turqi, 1382 S.H)., 428; Baizawi Abdullah bn Umar, *Anwar al-Tanzial wa Asrar al-Tawil*, vol. 3, (Beirut, Dar Ahyaya al-Tarath al-Arabi, 1418 AH), 79; Ibn Ajiba Ahmad bin Muhammad, *Al-Bahr al-Madid fi Tafsir al-Qur'an al-Majid*, Vol. 2, (Cairo, Dr. Hassan Abbas Zaki, 1419 AH), 375.

سمر قندی نصر بن محمد بن احمد، البحر المحیط فی التفسیر، ج 5، (بیروت، دار الفکر، 1420 ق)، 407؛ ملاحویش آل غازی عبدالقادر، بیان المعانی، ج 6، (دمشق، مطبعۃ الترقی، 1382 ق)، 428 ؛ بیضاوی عبداللہ بن عمر، انوار التنزیل و اسرار التأویل، ج 3، (بیروت، دار احیاء التراث العربی، 1418 ق، 79 ؛ ابن عجیبہ احمد بن محمد، البحر المدید فی تفسیر القرآن المجید، ج 2، (قاہرہ، الدکتور حسن عباس زکی، 1419ھ ـ ق)، 375۔

10. Javed Ahmed, Ghamidi, *Burhan*, (Lahore, Al-Mawrid, 2009), 54.

جاوید احمد، غامدی، برہان، (لاہور، المورد، 2009)، 54۔

11. Rashid al-Din Maybadi Ahmad bn Abi Saad, *Kafsh al-Asrar wa Kayat al-Abrar*, Vol. 1, (Tehran, Intashrat Amir Kabir, 1371 SH), 325.

رشید الدین میبدی احمد بن ابی سعد، کشف الأسرار و عدۃ الأبرار، ج1، (تہران، انتشارات امیر کبیر، 1371)، 325۔

12. Muhammad bn Ali, Sharif Lahiji, *Tafsir Sharif Lahiji*, Vol. 1, (Tehran, Daftar Nashar Dad, 1373 SH), 103; Saqfi Tehrani Muhammad, *Tafsir Rawan Javed*, Vol. 1, (Tehran, Intasharat Burhan, 1398 SH), 161; Mirza Khosrwani Ali Raza, *Tafsir Khosravi*, Vol. 1, (Tehran, Intashrat Islamiya, 1390 SH), 160.

محمد بن علی، شریف لاہیجی، تفسیر شریف لاہیجی، ج1، (تہران، دفتر نشر داد، 1373 ش)، 103؛ ثقفی تہرانی محمد، تفسیر روان جاوید، ج1، (تہران، انتشارات برہان، 1398 ق)، 161؛ میرزا خسروانی علی رضا، تفسیر خسروی، ج1، (تہران، انتشارات اسلامیہ، 1390ق)، 160۔

13. Aamili Ibrahim, *Tafsir Aamili*, Vol. 1, (Tehran, Intasharat Saduq, 1360 SH), 159; Rashid al-Din Maybadi Ahmad bin Abi Saad, *Rawait Kafs al-Asrar wa Kait al-Abrar*, Vol. 1, (Tehran, Intashrat Amir Kabir, 1371 SH), 326.

عاملی ابراہیم، تفسیر عاملی، ج1، (تہران، انتشارات صدوق، 1360 ش)، 159؛ رشیدالدین میبدی احمد بن ابی سعد، روایت کشف الأسرار و عدۃ الأبرار، ج1، "الا لا یحجن بعد هذا العام مشرك و لا يطوفن بالبيت عريان" (تہران، انتشارات امیر کبیر، 1371 ش)، 326۔

14. Ibid.

ایضاً۔

15. Translators, *Tarjmah: Jameia al-Jamia*, Vol. 1, (Mashhad, Bunyad Pasro Hashe Islami Astan Quds Rizvi, 1377 SH), 155.

مترجمان، ترجمہ جوامع الجامع، ج1، (مشہد، بنیاد پژوہشہای اسلامی آستان قدس رضوی، 1377 ش)، 155۔

16. Ibid.

ایضاً۔

17. Ibid.

ایضاً۔

18. Jalal al-Din, Suyuti, *Al-Dar Al-Mansur*, Vol. 1, (Qum, Kitab Khana Ayatollah Murashi Najafi, 1404 AH), 109.

جلال الدین، سیوطی، الدّر المنثور، ج1، (قم، کتابخانہ آیۃاللہ مرعشی نجفی، 1404ھ۔ق)، 109۔

19. Translators, *Tarjmah: Jameia al-Jamia*, 155.

مترجمان، ترجمہ جوامع الجامع، 155۔

20. Ibid, 326.

ایضاً، 326۔

21. Zakawati Karagzlu Alireza, *Esbab al-Nuzul* Trajmah: Zakawati, Vol. 1 (Tehran, Nasherni,1383 SH), 25.

ذکاوتی قراگزلو علیرضا، اسباب النزول، ترجمہ ذکاوتی، ج1، (تہران، نشرنی، 1383ھ۔ش)، 25۔

22. Ibn Ajiba Ahmad Ibn Muhammad, *Al-Bahr al-Madid fi Tafsir al-Qur'an al-Majid*, Vol. 1, (Cairo, Dr. Hassan Abbas Zaki, 1419 AH), 154.

ابن عجیبہ احمد بن محمد، البحر المدید فی تفسیر القرآن المجید، ج1، (قاہرہ، الدکتور حسن عباس زکی، 1419)، 154۔

23. Hafiz Imad al-Din Abu al-Fida, Ibn Kathir, *Tafsir Ibn Kasir*, Verse of Baqarah 114, Vol. 1, (Beirut, Dar Al-Kotob Al-Ilmiyyah, Manshurat Muhammad Ali Baydun, 1419 AH), 369; Suyuti, *Al-Dar Al-Mansur*, 264, Ahmad bn Abi Saad, *Kafsh al-Asr*, 325.

حافظ عماد الدین ابوالفداء، ابن کثیر، *تفسیر ابن کثیر*، ذیل آیہ بقرہ 114، ج1، (بیروت، دار الکتب العلمیۃ، منشورات محمد علی بیضون، 1419ق)،369؛سیوطی،*الدّر المنثور*،264؛احمد بن ابی سعد، *کشف الاسرار*، 325۔

24. Ahmed bn Abi Saad, *Kafsh al-Asrar wa Kayat al-Abrar*, 325.

احمد بن ابی سعد، *کشف الأسرار وعدۃ الأبرار*، 325۔

25. Ibn Kasir al-Damasqi Ismail ibn Amro, *Tafsir al-Qur'an al-Azeem (Ibn Kasir)*, Vol. 1, Beirut, Dar Al-Kotob Al-Ilmiyyah, Manshurat Muhammad Ali Baydun, 1419 AH), 271.

ابن کثیر دمشقی اسماعیل بن عمرو، *تفسیر القرآن العظیم (ابن کثیر)*، ج1، (بیروت، دار الکتب العلمیۃ، منشورات محمد علی بیضون، 1419ق)، 271۔

26. Shirazi, *Tafsir Nomona*, Vol. 14, 531.

شیرازی، *تفسیر نمونہ*، ج14، 531۔

27. Ibid.

ایضاً۔

28. Syed Hashim, Bahrani, *Al-Barhan fi Tafsir al-Qur'an*, Vol. 4, (Tehran, Bunyad Ba'ath, 1416 AH), 79.

سید ہاشم، بحرانی، *البرہان فی تفسیر القرآن*، ج4، (تہران، بنیاد بعثت، 1416ق)، 79۔

29. Fazal bn Hasan, Tabarsi, *Majmam al-Bayan*, Vol. 7, (Tehran, Dar-ul Kutab al-Islmia, 1374 SH), 152; Syed Hashim, Bahrani, *Tafsir al-Barhan*, Vol. 3, (Tehran, Bunyad Ba'ath, 1416 AH), 147.

فضل بن حسن، طبرسی، *مجمع البیان*، ج7، (تہران، دارالکتب الاسلامیۃ، 1374)، 152؛ سید ہاشم، بحرانی، *تفسیر البرہان*، ج3، (تہران، بنیاد بعثت، 1416ق)، 147۔

30. Arusi Hawizi Abd Ali bn Juma, *Tafsir Noor al-Saqaleen*, Vol. 3, (Qum, Intashrat Ismailian, 1415 AH), 467.

عروسی حویزی عبد علی بن جمعہ، *تفسیر نور الثقلین*، ج3، (قم، انتشارات اسماعیلیان، 1415ق)، 467۔

31. Ibid.

ایضاً۔

32. Shirazi, *Tafsir Nomona*, Vol. 16, 19.

شیرازی، *تفسیر نمونہ*، ج16، 19۔

33. Tabarsi, *Majmam al-Bayan*, 239.

طبرسی، *مجمع البیان*، 239۔

34. Shirazi, *Tafsir Nomona*, 18.

شیرازی، *تفسیر نمونہ*، 18۔

35. Ibid.

ایضاً۔

36. Arusi Hawizi Abdul Ali bn Juma, *Tafsir Noor al-Saqaleen*, Vol. 4, 111.

عروسی حویزی عبد علی بن جمعہ، *تفسیر نور الثقلین*، ج4، 111۔

37. Syed Muhammad Ibrahim, Boroujardi, *Tafsir Jami*, Vol. 2, (Tehran, Intashrat Sader, 1366 SH), 225.

سید محمد ابراہیم، بروجردی، *تفسیر جامع*، ج2، (تہران، انتشارات صدر، 1366 ش)، 225۔

38. Tafsir Amili, Volume 3, Antarhat Saduq, Tehran, 1360 Sh. 303.

تفسیر عاملی، ج3، انتشارات صدوق، تہران، 1360 ش۔ 303۔

39. Allama Jalil Sheikh Sulaiman Hussaini Balkhi, Qanduzi Hanafi Sunni Mufti Azam Qustantania, *Yanabi' al-Mudah*, Vol. 3, (Lahore, Shia General Yak Ajnabi Mahllah Shia, 1963), 338.

علامہ جلیل شیخ سلیمان حسینی بلخی، قندوزی حنفی سنی مفتی اعظم قسطنطنیہ، *ینابیع المودہ*، ج3، (لاہور، شیعہ جنرل بک ایجنسی، 1963)، 338۔